مقبول ترین قومی ایوارڈ یافتہ کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ

آبِ حیات

لاہور

Anniversary
19 واں سال مسلسل اشاعت
MUBARAK

قیمت 20 روپے

جلد 19 / شمارہ 02 / فروری 2019ء / جمادی الثانی 1440ھ



مدیر اعلیٰ
شیخ الحدیث والتفسیر
محمود الرشید حدوٹی
مہتمم جامعہ رشیدیہ مناواں لاہور

خلیفہ مجاز
پیر طریقت عارف وقت حضرت اقدس
شاہ ڈاکٹر عبد المقیم صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز
شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس
مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب

ادارہ آبِ حیات ٹرسٹ لاہور
غوث گارڈن 2 جی ٹی روڈ مناواں لاہور کینٹ
رابطہ نمبرز 0300-0321-9458876

حکومت پاکستان کی وزارت اطلاعات سے باقاعدہ منظور شدہ

ماہنامہ

آبِ حیات

لاہور

جلد 19، شمارہ 2 فروری 2019ء

زیر نگرانی

حضرت مولانا قاری عبدالسلام حدوٹی عباسی

مہتمم دارالقرآن جامعہ علیوٹ مری

مدیر اعلیٰ

مولانا محمود الرشید حدوٹی عباسی

شاہ ڈاکٹر عبدالمقیم صاحب دامت برکاتہم

مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ 350 روپے

ملنے کا پتہ

ادارہ آبِ حیات ٹرسٹ

غوث گارڈن 2 جی ٹی روڈ مناواں لاہور کینٹ

0300-0321-9458876

Mahmoodhadoti@gmail.com

ماہ نامہ آب حیات لاہور
فروری ۲۰۱۹ء

❁ ادارہ آب حیات کی عاجزانہ خدمات ❁

ادارہ آب حیات ٹرسٹ حکومت پاکستان سے باقاعدہ رجسٹرڈ ہے، جو گزشتہ دو دہائیوں سے رفاہی، فلاحی اور دینی خدمات انجام دے رہا ہے، یہ ایک غیر سیاسی ادارہ ہے، ادارہ کے تحت ماہ نامہ آب حیات، ماہ نامہ تحفہ خواتین، ماہ نامہ شان دار، ماہ نامہ صدائے جمعیت، شہر لاہور سے تسلسل سے شائع ہو رہے ہیں، ان پر ہر ماہ ہزاروں روپے کے اخراجات اٹھتے ہیں، مخیر حضرات کی خصوصی توجہ مطلوب ہے، یہ صدقہ جاریہ ہے جو قیامت تک ان شاء اللہ اپنا فیضان عام کرے گا۔

نقشِ آغاز

شیخ الحدیث والتفسیر مولانا محمود الرشید حدوٹی بانی جامعہ اشرفیہ لاہور

مبارک سفر

جنوری کے درمیانی عشرے میں میرے ہاں ایک لکھے پڑھے مہمان گرامی تشریف لائے، سلام کلام، اکل وشرب کے بعد مجھے کافی دیر دیکھتے رہے، پھر ایک سوال داغ دیا کہ حضرت! آپ کمزور ہو گئے ہیں، میں نے ہاں میں جواب دیا، اور کمزوری کی وجوہات اپنے طور پر بیان کرنا شروع کر دیں۔

ڈاکٹر، طبیب، حکیم، ماہرین جسمانیات کہتے ہیں کہ شوگر کی وجہ سے کمزوری ہے، جسم میں موجود لبلبے نے انسولین بنانا چھوڑ دیا ہے، اس لیے کمزوری ہے، بلڈ پریشر کیوں ہے؟ جانکار کہتے ہیں کہ کھانے میں نمک زیادہ استعمال کرنے سے بلڈ پریشر تیز ہو جاتا ہے۔

میں تسلیم کرتا ہوں کہ کمزوری کی وجوہات میں سے ڈاکٹروں، طبیبوں اور حکیموں کی فرمائی ہوئی باتیں اپنی جگہ درست ہیں، ان میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے، مگر میں عرض کرتا ہوں کہ کمزوری کی وجوہات میں سے ایک وجہ ہمارے جیسے آدمی کے لیے یہ ہے کہ ہم اہل قلم صبح نماز کے بعد اپنے لکھنے پڑھنے کے کام کے لیے اپنی نشست پر بیٹھتے ہیں تو سارا دن اسی طرح گزر جاتا ہے۔

کھیل کود، ورزش، واک، دوڑ کے لیے وقت نہیں نکالا جا سکتا، کیونکہ ہم اپنی دنیا کے مست لوگ ہیں، اگر کھیل کود میں ہم وقت صرف کریں گے تو ہماری جگہ لکھنے لکھانے کا کام کون کرے گا؟ بہت مشکل کام ہے، بہت مشکل میدان ہے، جس کا انتخاب ہم نے آج سے اڑتیس سال پہلے کیا تھا۔

جس میدان کا انتخاب ہم نے اپنے طور پر کیا ہے اللہ کی توفیق شامل حال رہی تو ان شاء اللہ بہترین میدان ہے، جس سفر کا آغاز ہم نے پرائمری پاس کرنے کے بعد اڑتیس سال پہلے کیا تھا یہ بہت ہی مبارک سفر ہے، ہم اسے مبارک سفر سمجھتے ہیں، ہم اپنے رب کے صمیم قلب سے شکر گزار ہیں جس نے ہمیں اس سفر پر روانہ کیا، جس نے ہمیں اس میدان میں آڑی ترچھی لکیریں کھینچنے کی سعادت بخشی۔

اس سفر پر روانگی سے لے کر بلامبالغہ آج تک ہم نے اپنے طور پر ہزاروں صفحات کا مطالعہ کیا، ہزاروں کتابوں پر نگاہ پڑی، عربی ، فارسی اور اردو کی کتابیں پڑھانے کی سعادت ملی، لکھنے کی سعادت میسر آئی اور پھر ہزاروں صفحات چھاپنے کی سعادت بھی ہمیں اللہ نے بخشی۔

بڑے بڑے اساطین علم و عمل کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا، قرآن کریم کی تفسیریں اساتذہ سے پڑھیں، احادیث کی کتابیں اساتذہ سے پڑھیں، فقہ اسلامی کی کتابیں اپنے گرامی قدر اساتذہ سے پڑھیں، یوں گزشتہ اڑتیس سال اسی دشت کی سیاحی میں بیت گئے۔

اڑتیس سال زبان سے کہنا تو آسان ہے مگر ان اڑتیس سالوں کو کتابوں میں گزارنا، کتابوں کے مطالعہ میں صرف کرنا، پھر قلم اور کاغذ سنبھال کر تحریری کام کرنا بہت ہی مشکل کام ہے، پیٹھ دہری ہو جاتی ہے، کمر جھک جاتی ہے، ہاتھ پاؤں جواب دے جاتے ہیں، دماغ تھک جاتا ہے، اعضاء مضمحل ہو جاتے ہیں، چہرے پر جھریاں پڑ جاتی ہیں، گوشت پوست گل جاتا ہے، ہڈیوں کا مجموعہ باقی رہ جاتا ہے، ان میں روح حرکت کرتی جاتی ہے، ایک دن آتا ہے تو روح ان ہڈیوں سے نکل جاتی ہے اور انسان مردہ کہلانے لگتا ہے، کل تک غرور تھا، نمود تھی، ہٹو بچو کی صدا تھی مگر آج اس انسان کو اپنے کفن تک کا پتہ نہیں، گور تک کا پتہ نہیں کہ کہاں کھودی جائے گی۔

چھوٹی چھوٹی تحریروں سے میں نے گیارہ سال کی عمر میں اس سفر مبارک کا آغاز کیا تھا، میں چھوٹا سا تھا تو روز نامہ جنگ راولپنڈی میں پہلی بار میری تصویر شائع ہوئی، جس میں میرا تعارف قلمی دوستی کے حوالے سے شائع کیا گیا، میں گیارہ سال کی عمر سے اس تصویر جس کا تعارف قلمی دوستی کے حوالے سے کروایا گیا آج تک سنبھالتا پھرتا ہوں، عہد طفلی کی یادیں ہی کچھ اس طرز کی ہیں۔

قومی اخبارات میں ہر موضوع پر تحریر کیے گئے میرے کالموں کی فائلیں دفتر میں آج بھی موجود ہیں، ان فائلوں کو کوئی قدر دان دیکھے گا تو وہ پکار اٹھے گا کہ کاش! ان کو زیور طباعت سے آراستہ کیا جائے، اگرچہ میں نے اپنے تئیں بے غبار تحریریں اور درد دل نامی دو کتابیں شائع بھی کر دی ہیں۔

الماریوں کے ریکوں میں موجود اور لیپ ٹاپ کے فولڈروں میں موجود مضامین کی ایک لمبی فہرست ایسی ہے جو آج تک زیور طباعت سے آراستہ نہیں ہو سکی، وہ بھی وقت آنے پر ان شاءاللہ باذوق لوگوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان بنے گی۔

یہ کتنا مبارک سفر ہے کہ گزشتہ تین چار سال سے تسلسل کے ساتھ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی سوالی جوابی تفسیر معارف الفرقان لکھوا رہے ہیں، جس کی دس جلدیں شائع ہو چکی ہیں، گیارہویں جلد جزبندی کے مرحلے میں ہے اور بارہویں جلد زیور طباعت سے مزین ہو رہی ہے، اہل علم و فن کہتے ہیں کہ سوال و جواب کی شکل میں آج تک کسی نے تفسیر نہیں لکھی۔

اب جب ہم نے لکھ دی تو پھر بھی کچھ ساتھیوں نے سوال کا گولہ داغ دیا کہ مولانا! آپ کو سوال و جواب میں لکھنے کا اسلوب کیوں سوجھا؟ آپ عام تفسیروں کی طرح اسے بھی سوال و جواب کے تکلف سے برطرف رکھتے؟ مگر میں نے ان کی

خدمت میں بصد ادب عرض کیا کہ سوال وجواب کا طریقہ معروضی ہے، سکولوں اور کالجوں میں یہ طریقہ بڑا معروف ومتعارف ہے، اس طریقے کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے، اس لیے میں نے اپنی تفسیر سوال وجواب کے انداز میں مرتب کی ہے۔

معارف الحدیث بھی کئی جلدوں پر ہے، اس سفر مبارک کا یہ حصہ بھی میری سعادت مندیوں میں خوشگوار اضافہ ہے، اگر اس عظیم الشان کام کی بدولت آقائے نامدار، تاجدار مدینہ، مراد المشتاقین، راحۃ للعاشقین کا دیدار وزیارت نصیب ہو جائے، آپ ﷺ کی شفاعت مل جائے تو پھر تو نور علی نور ہو جائے گا۔

سفر مبارک کو اللہ جاری وساری رکھے، اس سفر پر روانگی کے لیے سب توشہ اور زادراہ ہمراہ رکھنا پڑتا ہے، جان جوکھوں میں ڈالنا پڑتی ہے، مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اپنی مصروفیات کو تجنا پڑتا ہے، اپنے کو کھپانا پڑتا ہے، اگر اپنا سب کچھ اس سفر مبارک کی پر پیچ راہوں پر لٹ جائے اور اس کے عوض اللہ اور رسول اللہ مل جائے تو یہ سودا گھاٹے کا نہیں نفع ہی نفع ملے گا۔ اللہ تعالیٰ ہماری کاوشیں، کوششیں، جدوجہد قبول ومنظور فرمائے اور خالص اپنی رضا نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین

خادم اسلام

محمود الرشید حدوٹی

جامعہ رشیدیہ غوث گارڈن فیز ۲ جی ٹی روڈ مناواں لاہور

۱۷ جنوری ۲۰۱۹ء بروز جمعرات ساڑھے نو بجے شب







آسمانوں کی پیدائش

سوال آسمان کتنے ہیں؟

جواب اس آیت مبارکہ کی روشنی میں آسمان سات ہیں،

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الأَرْضِ جَمِيعاً ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاء فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ{۲۹} البقرة

وہی تو ہے جس نے سب چیزیں جو زمین میں ہیں تمہارے لئے پیدا کیں پھر آسمانوں کی طرف متوجہ ہوا تو ان کو ٹھیک سات آسمان بنادیا اور وہ ہر چیز سے خبر دار ہے۔

قدرت والے کی قدرت کا عظیم شاہکار

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ حضرات نے اس آیت کے ذیل میں فرمایا کہ اللہ کا عرش پانی پر تھا، پانی سے پہلے اللہ نے کوئی چیز پیدا نہیں فرمائی تھی، جب اللہ نے تخلیق کاارادہ کیا تو پانی سے دھواں نکالا، دھواں پانی سے بلند ہو گیا، پھر اس کا نام اس نے آسمان رکھا، پھر پانی کو خشک کر کے زمین کو بنایا، پھر اس زمین کو پھاڑ کو دودنوں میں سات زمینیں بنائیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے الاسماء والصفات میں اور علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر در منثور میں لکھا ہے کہ اللہ نے ہفتے اور اتوار دو دنوں میں زمینوں کو پیدا کیا، زمین کو اللہ نے مچھلی کی پشت پر رکھا، جس کا ذکر نون والقلم میں موجود ہے، مچھلی پانی میں ہے، پانی صفات کی پشت پر ہے، صفات فرشتے کی پشت پر ہے، فرشتہ ایک چٹان پر ہے، چٹان ہوا میں ہے، یہ وہ چٹان ہے جس کا ذکر حضرت لقمان علیہ السلام نے بھی فرمایا تھا کہ وہ نہ آسمان میں ہے اور نہ ہی زمین میں ہے، مچھلی نے حرکت کی تو اللہ نے زمین میں پہاڑوں کو گاڑ دیا، پہاڑ زمین پر فخر کرتے ہیں۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں دھواں پانی کے سانس لینے سے پیدا ہوا، پھر اس کا آسمان بنایا، پھر اسے پھاڑ کر دو دنوں میں سات آسمان بنائے، جمعرات اور جمعہ کے دن، جمعہ کو جمعہ اسی لیے کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں زمین اور آسمان کی پیدائش کو جمع کیا گیا۔ ہر آسمان میں اس کی مخلوق کو پیدا کیا گیا، فرشتے، دریا، ٹھنڈے پہاڑ اور ایسی ایسی مخلوقات جن کا علم بھی نہیں ہے۔ پھر ان آسمانوں کو ستاروں کے ساتھ خوبصورت بنایا، انہیں مزین کیا اور ان کی شیاطین سے حفاظت فرمائی۔ (در منثور)

کون سے دن کونسی چیز پیدا کی گئی؟

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الاسماء والصفات میں اور جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر در منثور میں ذکر فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ نے مٹی کو ہفتے کے دن، پہاڑوں کو اتوار کے دن، درختوں کو پیر کے دن، مکروہ چیزوں کو منگل کے دن، روشنی کو بدھ کے دن، زمین میں جانوروں کو پھیلایا جمعرات کے دن اور حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد پیدا فرمایا۔

آسمانوں کے درمیان فاصلہ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنی مسافت ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے، اسی طرح ایک آسمان سے دوسرے آسمان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے، ہر آسمان کی موٹائی پانچ سو سال کی مسافت کی ہے، ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے، اس کے اوپر والے حصے اور نیچے والے حصے کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے، پھر اس کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں، ان کی رانوں کے اوپر سے لے کر ان کے پاؤں تک اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ زمین اور آسمان کے درمیان کا فاصلہ ہے، پھر اس کے اوپر اللہ کا عرش ہے، اس کے اوپر والے حصے اور نیچے والے حصے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان اور زمین کے درمیان کا فاصلہ ہے، رب تعالیٰ کا علم اس کے اوپر ہے، بنی آدم کے اعمال میں سے کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔

کرسی اور آسمان کے درمیان فاصلہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق آسمان سے کرسی کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے، کرسی اور پانی کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے، اللہ کا عرش پانی پر ہے، اللہ عرش پر جلوہ افروز ہے، جو کچھ تم کرتے ہو وہ اسے جانتا ہے۔

سات آسمان کس کس چیز سے بنائے گئے؟

ابوالشیخ رحمۃ اللہ علیہ ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آسمانِ دنیا ایک بند موج ہے، دوسرا آسمان سفید مرمر کا ہے، تیسرا آسمان لوہے کا ہے، چوتھا آسمان تانبے کا ہے، پانچواں آسمان چاندی کا ہے، چھٹا آسمان سونے کا ہے، ساتواں آسمان سرخ یاقوت کا ہے، اس کے اوپر نور کے صحرا ہیں، اس کے اوپر کیا ہے؟ اللہ کے علاوہ اسے کوئی نہیں جانتا، نور کے پردوں کی حفاظت جس فرشتے کے سپرد کی گئی ہے اس کا نام میطاطروش ہے۔ (مسند اسحاق بن راہویہ، در منثور)

سات آسمانوں کی رنگت اور ان کے نام

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق آسمان دنیا سبز رنگ کے زمرد کا ہے، اس کا نام رقیعاء ہے، دوسرا آسمان سفید رنگ کی چاندی کا ہے اس کا نام ازقلون ہے، تیسرا آسمان سرخ یاقوت کا ہے اس کا نام قیدوم ہے، چوتھا آسمان سفید رنگ کے موتی کا ہے، اس کا نام ماعون ہے، پانچواں آسمان سرخ سونے کا ہے اس کا نام ریقا ہے، چھٹا آسمان زرد یاقوت کا ہے اس کا نام دقناء ہے، ساتواں آسمان نور سے ہے اس کا نام عریبا ہے۔ (تفسیر در منثور، ابوالشیخ)

علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے مطابق پہلے آسمان کا نام رقیع ہے، جب کہ ساتویں آسمان کا نام صراخ ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق جس آسمان پر عرش ہے وہ سارے آسمانوں کا سردار ہے اور جس زمین پر تم لوگ رہتے ہو یہ ساری زمینوں کی سردار ہے۔



فضائل وضو

اس وضو کے فضائل جس کے بعد فرض نماز پڑھی جائے

عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ أَنَّهُ أَخْبَرَ قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ عَلَى الْبَلَاطِ، فَقَالَ: أُحَدِّثُكُمْ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، وَصَلَّى، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْأُخْرَى۔« صحیح ابن خزیمہ»

حضرت حمران بن ابان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کا پانی منگوایا، پھر پتھریلی زمین پر بیٹھ کر وضو کیا، پھر فرمایا، میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں جسے میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا اور نماز پڑھی، تو اس کی ایک نماز سے دوسری نماز کے درمیان بخشش کر دی جاتی ہے۔

جس وضو کے بعد نفلی نماز پڑھی جائے

حضرت عثمان غنی کے غلام حضرت حمران فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان نے

دَعَا يَوْمًا بِوَضُوءٍ، فَتَوَضَّأَ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ» ، ثُمَّ قَالَ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا» ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»

ایک دن وضو کے لیے پانی منگوایا پھر وضو شروع کیا، اس کے بعد تین بار اپنی ہتھیلیاں دھوئیں اور ناک میں پانی ڈالا، پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا، پھر دائیں ہاتھ کو کہنیوں سمیت تین بار دھویا، پھر اپنے بائیں ہاتھ کو کہنیوں سمیت تین بار دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنے دائیں پاؤں کو

ٹخنوں سمیت تین بار دھویا، پھر اپنے بائیں پاؤں کو ٹخنوں سمیت تین بار دھویا،، پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے اس وضو کی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے وضو کیا جیسا میں نے وضو کیا پھر اٹھ کر دو رکعت نماز اس طرح ادا کی کہ اس دوران گفتگو نہیں کی تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

اس سے پہلے والی روایت بھی انہی حضرت حمران نے بیان کی، جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام تھے، جنہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے وضو کا وہ طریقہ سیکھا جو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سیکھا تھا، اس میں اعضاء کو تین تین بار دھونے کا ذکر نہیں ہے بلکہ مطلق وضو کا ذکر ہے۔

وضو میں چہرے، ہاتھوں اور پاؤں کا دھونا فرض ہے اور سر کا مسح فرض ہے، جیسے قرآن کریم کی سورۃ المائدہ میں ارشاد ہے کہ

اے اہل ایمان! جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں کو دھولیا کرو، اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولیا کرو، اپنے سروں کا مسح کر لیا کرو اور پنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولیا کرو۔ (المائدہ)

اس آیت کی روشنی میں وضو کے اعضاء کو ایک ایک بار دھونا فرض قرار دیا گیا ہے، جب کہ وضو کے اعضاء کو تین تین بار دھونا سنت قرار دیا گیا ہے، جیسے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے واضح طور پر معلوم ہو رہا ہے، اس طرح وضو کرنے والے کے لیے خوشخبری یہ ہے کہ جو اس طرح وضو کرے گا، پھر دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھے گا تو تو اس کے پہلے والے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اس روایت میں وضو کا جو طریقہ بتایا گیا ہے اس طرح وضو کرنے کو علماء نے کامل وضو قرار دیا ہے، جس کی فضیلت بیان کی گئی ہے، کامل درجہ وضو ہی نماز کے لیے بہترین ہے۔

اگر اس مسنون طریقہ سے انسان وضو کرتا ہے تو اس کے سابقہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ تمام سے مراد صغیرہ گناہ ہیں، کبیرہ گناہ معاف نہیں ہوتے البتہ ابن حجر کی تحقیق کے مطابق ان میں تخفیف ہو جاتی ہے۔

وضو کے بعد دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا مستحب عمل ہے، پڑھنے پر بڑا اجر ملے گا اور نہ پڑھنے پر اجر عظیم سے محرومی ہوگی، حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے قدموں کی آواز ہمارے پیارے نبی ﷺ کو جنت میں سنائی دی تھی، واپسی پر پوچھا تھا کہ بلال کیا عمل کرتے ہو؟ کہ تمہارے قدموں کی چاپ جنت میں سنائی دی؟ اس پر آپ نے عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ! وضو کے بعد دو رکعت نماز تحیۃ الوضو ادا کرتا ہوں۔

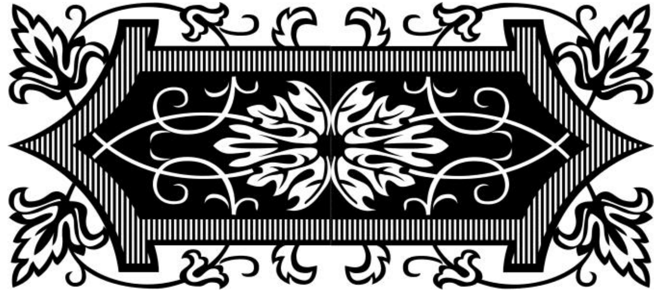
اس حدیث شریف سے یہ بات معلوم ہوئی کہ قول کی بجائے عمل سے بات سمجھائی جائے تو وہ بات اچھی طرح ذہن نشین ہو جاتی ہے اور دل و دماغ کو اپیل کرتی ہے، اس طرح دیکھنے والے کو بات زیادہ سہولت کے ساتھ ضبط ہو جاتی ہے۔

حدیث شریف میں وضو کرنے کا طریقہ اور ترتیب معلوم ہوئی ہے، کیونکہ ہر عضو کے بعد ثم کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جو ترتیب پر دلالت کرتا ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

وَالتَّرْغِيبُ فِي الْإِخْلَاصِ وَتَحْذِيرُ مَنْ لَهَا فِي صَلَاتِهِ بِالتَّفْكِيرِ فِي أُمُورِ الدُّنْيَا مِنْ عَدَمِ الْقَبُولِ وَلَا سِيَّمَا إِنْ كَانَ فِي الْعَزْمِ عَلَى عَمَلِ مَعْصِيَةٍ فَإِنَّهُ يَحْضُرُ الْمَرْءَ فِي حَالِ صَلَاتِهِ مَا هُوَ مَشْغُوفٌ بِهِ أَكْثَرُ مِنْ خَارِجِهَا

نماز میں اخلاص کی ترغیب کا بیان ہے اور نماز میں دنیوی امور میں غور و فکر سے بچنے کی ترغیب دی گئی ہے، نماز میں دنیوی امور میں غور و فکر نماز کی عدم قبولیت کا باعث ہے، خصوصاً اگر انسان کسی معصیت کے ارتکاب کا تہیہ کر لے تو اس صورت میں دل خارج نماز سے زیادہ حالت نماز میں ان خیالات کا اسیر رہتا ہے (فتح الباری جلد ۱ ص ۲۶۰)





کیا پلاٹ پر زکوٰۃ بنتی ہے یا نہیں؟

ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

سوال میں نے ایک پلاٹ خریدا تھا اور مقصد یہ تھا کہ کچھ وسائل جمع ہوں تو اس پر تعمیر کر کے رہائش اختیار کر لوں، مگر دو تین سال سے کوشش کے باوجود میرے لیے اس پر تعمیر ممکن نہیں ہو پا رہی ہے۔ اب میرے پاس راستہ یہ ہے کہ میں اسے بیچ کر کوئی کاروبار کروں اور پھر اگر اللہ کو منظور ہو تو کوئی اور پلاٹ یا بنا بنایا گھر خریدوں۔ اس حوالے سے سوال یہ ہے کہ کیا مجھے اب اس پلاٹ پر زکوٰۃ دینی ہے یا نہیں؟ کیونکہ میں اسے بیچنے اور کاروبار میں لگانے کا ارادہ رکھتا ہوں؟

جواب صرف تجارت کی نیت سے مذکورہ پلاٹ پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے، بلکہ فروخت کے بعد جو رقم وصول ہو، زکوٰۃ کی تاریخ آنے پر اس کی زکوٰۃ نکال دیجیے گا اور اگر آپ پہلے سے صاحب نصاب نہ ہوں، تو پھر جب پلاٹ سے ملنے والی رقم پر سال گزر جائے تو زکوٰۃ کا ادا کرنا لازم ہو گا۔

کیا عمرہ کرنے سے حج فرض ہو جاتا ہے؟

سوال اگر کسی کے پاس حج کے پیسے نہ ہوں اور اس کے پاس اتنی رقم موجود ہے کہ وہ ان سے عمرہ ادا کر سکتا ہو، کیا وہ صرف عمرہ کر سکتا ہے؟ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ جس نے عمرہ کیا، اس پر حج ادا کرنا بھی فرض ہو جاتا ہے۔ کیا واقعی اسی طرح ہے کہ پہلے حج ادا کرے، پھر عمرہ کر سکتا ہے۔ یا عمرہ ادا کرنے کے بعد اس پر حج کرنا بھی فرض ہو جاتا ہے۔ زندگی میں حج کیے بغیر عمرہ ادا کیا جا سکتا ہے، کیا عمرے کے بعد حج کرنا فرض ہو جاتا ہے؟ (عنایت سیف، کوئٹہ)

جواب حج سے پہلے عمرہ ادا کرنا درست ہے، تاہم اگر کسی پر حج فرض ہو تو اسے پہلے حج کرنا چاہیے۔ اگر حج فرض نہیں، مگر عمرہ کرنے کی استطاعت ہے تو صرف عمرہ سے حج فرض نہیں ہو گا۔ عوام میں یہ غلط مشہور ہے کہ عمرہ کرنے سے حج فرض ہو جاتا ہے۔

صلوۃ الحاجت کا طریقہ

سوال نماز حاجت کا مکمل طریقہ اور وقت کیا ہے؟اور اس کی دعا بھی بتادیجئے؟

جواب جب کوئی حاجت اور ضرورت پیش آئے تو مستحب ہے کہ اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے۔ بہتر ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھے،ورنہ مکروہ وقت کو چھوڑ کر کسی بھی وقت پڑھ لے، پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرے اور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے پھر یہ دعا پڑھے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ہِیَ لَکَ رِضًا اِلَّاقَضَیْتَھایَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اس کے بعد جو حاجت ہو اس کا سوال اللہ تعالیٰ سے کرے۔

حضرت عبداللہ بن اوفی فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے کوئی ضرورت مانگنی ہو یا کسی آدمی سے اس کی کوئی ضرورت وابستہ ہو تو اسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعت نماز پڑھے، نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے اور نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھے، بعد ازاں مذکورہ دعا مانگے: ترجمہ:۔ کوئی حاکم نہیں سوائے اللہ کے، جو نہایت حلم والا اور کریم ہے، میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو عرش عظیم کا مالک ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پالنہار ہے۔ اے اللہ، میں آپ سے آپ کی رحمت کے موجبات اور آپ کی مغفرت کے پختہ اسباب اور ہر نیکی میں سے حصہ اور ہر برائی سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں۔اے اللہ! میرے کسی گناہ کو معاف کئے بغیر نہ چھوڑ،اور میرے کسی غم کو ہٹائے بغیر نہ رکھ،اور میری کوئی بھی حاجت جس سے تو راضی ہو،اسے پورا کئے بغیر نہ چھوڑ، اے مہربانوں کے مہربان! علامہ شامیؒ نے ’’تجنیس‘‘ کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ نماز حاجت عشاء کے بعد چار رکعت ہیں، جس کی ترتیب یہ کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ اور آیۃ

الکرسی تین مرتبہ پڑھی جائے، اور مابقیہ تین رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورۂ اخلاص اور معوذ تین ایک ایک مرتبہ پڑھے۔

اس کی خاصیت کے متعلق مشائخ کا قول نقل کیا ہے کہ ہم نے یہ نماز پڑھی تو ہماری ضرورتیں پوری ہو گئیں۔ (شامی زکریا ۲، ۴۷۳) علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہفتے کے دن صبح کو اپنی حاجت کا سوال کرنا اور یہ نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ اور وہ روایت یہ ہے: جو ہفتے کے دن صبح کے وقت کسی ایسی حاجت کو طلب کرنے کیلئے نکلا جس کا طلب کرنا حلال ہو تو میں اُس کے پورا ہونے کا ضامن ہوں۔ (مرقاۃ: 992/3)

صرف نماز میں پائینچے ٹخنوں سے اُوپر کیے جا سکتے ہیں؟

سوال نماز کے لیے صف میں کھڑے ہوتے ہیں تو امام صاحب اعلان کرتے ہیں کہ شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانا کبیرہ گناہ ہے۔ نوجوان یہ سن کر اپنی پینٹ کے پائینچے فولڈ کر لیتے ہیں، بعض نمازی شلوار اوپر اٹھا لیتے ہیں، مگر ایک نمازی اس پر ڈانٹتا ہے اور کہتا ہے کہ اس طرح نماز نہیں ہوتی، کیا واقعی نماز نہیں ہوتی؟ (عاشق حسین، ہری پور)

جواب پائینچے ٹخنوں سے نیچے لٹکانا شرعاً منع ہے۔ احادیث میں اس پر سخت وعیدیں آئی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ازار کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے رہے گا، جہنم میں جائے گا۔ جو فعل نماز سے باہر ممنوع ہو، اس کا ارتکاب اگر نماز میں کیا جائے تو اس کی شناعت اور بڑھ جاتی ہے۔ اس لیے نماز میں یہ فعل اور یہ زیادہ سخت گناہ ہے۔

❁ صدقہ جاریہ کا بہترین ذریعہ ❁

دینی رسائل اور جرائد کی اشاعت اور ترویج بہترین صدقہ جاریہ ہے، ان کے مطالعہ سے بہت سوں کی زندگیاں بدلتی ہیں، مائنڈ سیٹ تبدیل ہوتا ہے، ساتھ



اسلامی فلاحی ریاست کا تقاضا

حضرت شماخ ازدیؓ اپنے چچا اور بھائی سے روایت کرتے ہیں (جو صحابی ہیں)' انہوں نے بیان کیا کہ وہ حضرت معاویہؓ کے پاس گئے اور کہا میں نے رسولؐ کو یہ فرماتے سنا، جس شخص کو لوگوں کے کسی کام پر مامور کیا گیا' پھر اس نے اپنے دروازے مسلمانوں کے لیے یا مظلوم و حاجت مندوں کے لیے بند کر دیے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت اور مفلسی کے وقت اپنی رحمت کے دروازے بند کر دے گا، خاص طور پر جب وہ بہت زیادہ محتاج ہو گا۔"(رواہ البیہقی، مشکوٰۃ)

اللہ تعالیٰ نے سورۃ حج کی ۴۱ویں آیت میں ارشاد فرمایا، وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار دیں تو وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں اور تمام کاموں کا انجام دینا اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

اس ارشادِ ربانی میں اسلامی مملکت کے چار بنیادی اصول ذکر کیے گئے جن کے نافذ ہونے کے بعد باقی تقاضے سامنے آتے ہیں۔ دراصل اسلامی مملکت سے مراد کسی زمین کا وہ حصہ ہے جہاں اسلامی قوانین نافذ ہوں اور مسلمان ان قوانین کے تحت زندگی بسر کرتے ہوں۔ حکمرانوں کو صرف اسلامی قوانین نافذ کرنے کا اختیار حاصل ہو۔ ایسی اسلامی مملکت صرف حکومت یا ملک ہی نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی نیابت اور خلافت بھی ہوتی ہے، اس لیے کہ قانون تو صرف اللہ ہی کا ہو گا۔ دوسرے الفاظ میں اقتدار اللہ تعالیٰ کا ہو گا اور انسان کا کام صرف اللہ تعالیٰ کے احکام کو نافذ کرنا ہے۔

اس سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ انسان اللہ کا خلیفہ کس طرح ہے؟ اس لیے قرآن کے حکم سے اسلامی فلاحی مملکت کے دو بنیادی تقاضے معلوم ہوئے، فرمایا''اگر ہم ان لوگوں کو اقتدار زمین میں دیں'' چناں چہ اقتدار اعلیٰ تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہوا اور دوسرا بنیادی تقاضا یہ ہوا کہ انسان احکام کو نافذ کرنے میں اللہ تعالیٰ کا نائب ہے۔ اسلامی مملکت کا تقاضا یہ ہے کہ عبادات بدنیہ اور عبادات مالیہ' حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کو یقینی بنانے کے لیے شرعی قوانین کا نفاذ کیا جائے۔

اسلامی مملکت میں اسلام کا اپنا قانون نافذ نہ ہو تو اس ریاست کا وجود ہی اپنے ''اسلامی مملکت'' ہونے کی نفی کر دیتا ہے کیوں کہ اسلام کا اپنا قانون شہادت ہے، فوجداری اور دیوانی قانون ہے، تعزیرات اور حدود ہیں، خرید و فروخت، نکاح و طلاق، ضمانت و کفالت، ہبہ اور وراثت کے لیے قوانین موجود ہیں۔ تجارت اور کاروباری امور کے لیے اسلام میں تفصیلی قوانین موجود ہیں۔ زمین اور دیگر جائیداد غیر منقولہ کی خرید و فروخت کے لیے مستقل ضابطے موجود ہیں۔

اگر مسلمان اقتدار ملنے کے باوجود اسلامی مملکت کے اس تقاضے کو پورا نہ کریں تو یقیناً اللہ کے ہاں جواب دہ ہوں گے۔ اسی طرح اسلامی فلاحی مملکت کے لیے یہ بھی ایک اہم تقاضا ہے کہ اسلامی مملکت کا دستور اور آئین کتاب و سنت کے نظام کے مطابق ہوں۔

اسلامی مملکت کوئی ایسا قانون نہیں بنا سکتی جو کتاب و سنت کے احکام کے خلاف ہو، نہ وہ شریعت کا کوئی حکم منسوخ کر سکتی ہے اور نہ کسی حکم میں کمی بیشی کرنے کی جرأت کر سکتی ہے۔ فلاحی مملکت کا ایک اور اہم تقاضا یہ ہے کہ مملکت کے ہر شہری کے حقوق کی حفاظت اور ان کی نگہداشت مملکت کے ذمہ ہے۔ ان حقوق میں عزت و آبرو اور جان و مال کی حفاظت بنیادی تقاضا ہے۔

ذمہ داران مملکت کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ خود بھی بنیادی حقوق کو سلب نہ کریں اور کوئی دوسرا ان حقوق کو سلب کرے تو انہیں سخت سزائیں دی جائیں تاکہ شہری زندگی میں امن و سکون ہو۔ اسلامی فلاحی مملکت کا ایک اور اہم تقاضا سورۂ انفال کی آیت نمبر ساٹھ میں موجود ہے جس میں مسلمان کو اپنی حفاظت کے لیے اس قدر تیاری کا حکم دیا گیا ہے کہ بیرونی دشمن اسلامی مملکت کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت بھی نہ کرے اور اس دفاعی نظام کو مضبوط ترین بنانے کے لیے عمدہ فوجی تربیت اور جدید ترین اسلحہ کی فراہمی کا انتظام کرنا بھی اسلامی مملکت کے تقاضوں میں شامل ہے۔

اسلام نے بیرونی اور اندرونی معاملات کے لیے صحابہ کرامؓ کے عمل کو بڑے واضح الفاظ میں بیان فرمایا: ترجمہ: ''کفار کے لیے انتہائی سخت، آپس میں انتہائی مہربان۔'' اس لیے اسلامی مملکت' فلاحی ریاست اس وقت کہلائے گی جب وہاں کے شہریوں میں محبت و الفت کی فضا موجود ہو اور ذمہ دارانِ مملکت کا یہ فرض ہو گا کہ وہ ان تمام امور کی نگرانی کریں جن سے تعصب کی آگ بھڑکتی ہو اور قومی وحدت ٹکڑے ٹکڑے ہوتی ہو' اس لیے کہ قومی وحدت کے بغیر کوئی مملکت فلاحی مملکت نہیں کہلا سکتی۔

جب قومی وحدت موجود ہو تو امن و سکون ہو گا اور پھر مملکت میں معاشی اصلاح کی کوششیں کامیاب ہوں گی، ملک خود کفیل ہو گا اور دوسرے ممالک اسلامی ریاست کی کمزور معیشت کو دیکھ کر اپنے اصولوں کی سودے بازی پر مجبور نہ کر سکیں گے۔

اسلامی مملکت میں معاشرتی اصلاح پر بھی بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جاہلانہ رسم و رواج اور جہالت کا خاتمہ، تعلیمی سہولتیں عام کرنا. ایک بہترین معاشرہ قائم کرنے کی ضامن ہوتی ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں اسلامی فلاحی

مملکت کا ایک تقاضا یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ سرکاری عہدوں پر ان لوگوں کو مقرر کیا جائے جو اس عہدہ کے اہل ہوں، امانت و دیانت کے اصولوں پر پورا اترتے ہوں ورنہ یہی نااہل افراد اسلامی مملکت کو فلاحی مملکت نہیں بننے دیں گے۔

ایک اور اہم تقاضا یہ بھی ہے کہ اسلامی مملکت میں ذمیوں کو مکمل تحفظ حاصل ہو۔ ذمی اس غیر مسلم کو کہتے ہیں جو اسلامی مملکت میں باقاعدہ قوانین پر عمل کرتے ہوئے مملکت کے حقوق ادا کرے یا دوسرے الفاظ میں جنہیں عہدِ جدید کی اصطلاح میں اقلیت کہتے ہیں۔ ان کے حقوق کی حفاظت کرنا، ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت اور ان کے جان و مال کی حفاظت اسلامی مملکت کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔

اسلامی مملکت صرف مسلمانوں ہی کے لیے فلاحی نہیں بلکہ غیر مسلموں کے لیے بھی فلاحی مملکت ہوتی ہے اور اسلامی مملکت میں غیر مسلموں کا ایک مستقل تشخص ہوتا ہے۔ ہر شہری کو عدل و انصاف مہیا کرنا اسلامی مملکت کا ایک انتہائی اہم تقاضا ہے، اس کے بغیر کسی بھی ملک میں فلاح و بہبود کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

عدل و انصاف قائم کرنے میں وحدت انسانیت اور احترام آدمیت پر نظر رکھی جاتی ہے، قانون کی نظر میں امیر و غریب، خاص و عام میں کوئی امتیاز نہیں ہوتا، حکومت کا محاسبہ ہوتا ہے، عدلیہ کو اس قدر آزادی حاصل ہو جس طرح خلافت راشدہ کے دور میں خلیفۂ وقت کو بھی عدالت میں جواب دینا پڑتا تھا۔

عوام کی بنیادی ضروریات کی کفالت بھی فلاحی مملکت کا ایک تقاضا ہے جس کے لیے پہلے زکوٰۃ اور دیگر مالی واجبات کی ادائیگی کو یقینی بنایا جائے، بعدازاں اس کو بیت المال کے ذریعے موثر طریقے سے خرچ کیا جائے۔ ضعیف، اپاہج اور معذور افراد کے وظائف مقرر کر دیئے جائیں۔ عوام کے لیے رفاہِ عامہ کے کاموں میں ہسپتال بنانا، سڑکیں، پل تعمیر کرنا، ذرائع مواصلات کو جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا شامل ہیں۔ جب ان تقاضوں کو پورا کر دیا جائے تو یقیناً اسلامی فلاحی مملکت کے نتائج اور ثمرات پوری دنیا کے لیے قابل تقلید نمونہ بن جائیں گے۔

قیمتی مشورے

بچوں کے لیے حفاظتی تدابیر

سوال السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ

محترم مولانا! میرے بھتیجے کی کوئی بارہ تیرہ سال عمر ہے، اس کی عجیب وغریب حرکات کے باعث اس کے ارد گرد رہنے والے سبھی لوگ پریشان ہیں، اس کی ان حرکات کے باعث اس کی ماں روتی ہے اور باپ پریشانی کے عالم میں پوچھتا ہے کہ ہم اسے کس طرح قابو میں لائیں، پہلی بات تو یہ ہے کہ اس بچے کی نافرمانی باقی بچوں کی نافرمانی سے بالکل مختلف ہے، مثلاً وہ اس وقت چیخ وپکار کرتا ہے جب ٹی وی پر قرآن کریم کی تلاوت ہورہی ہو یا پھر دعوت وتبلیغ کی کوئی بات ہورہی ہو، اسی دوران جب ٹی وی پر کوئی گانا وغیرہ شروع ہوجائے تو اس پر وہ جھومتا ہے اور رقص کرنا شروع کردیتا ہے، اچانک اگر اذان شروع ہوجائے تو رک جاتا ہے، پھر ہاتھ بلند کرتا ہے، اور اٹھ کر کچھ اس طرح کا عمل کرتا ہے جس طرح شعائر نماز میں سے کوئی عمل کررہا ہو۔

پھر وہ پریشان کن حرکات شروع کردیتا ہے، وہ کسی کھیل تماشہ کا اظہار کرنے کی بجائے وہ کچھ کرتا ہے جو وہ جانتا ہے، مجھے اندازہ ہوتا ہے کہ اسے کچھ مسئلہ ہے، یا کسی چیز کا اس پر اثر ہے، میں اٹھ کر اس پر قاری صاحب کی تلاوت کا اہتمام کرتی ہوں، تاکہ اسے مشغول رکھا جائے، مگر وہ اس پر سخت چیخ وپکار کرنے لگتا ہے، اپنے چہرے کو ناخنوں کے ساتھ نوچنا شروع کردیتا ہے، اس سے وہ زخمی بھی ہوجاتا ہے، پھر میں فوراً تلاوت کا عمل روک دیتی ہوں۔

تو پوچھنا یہ ہے کہ کیا اس عمر میں بچے کو کوئی چیز چھو سکتی ہے یا پریشان کر سکتی ہے؟ یہاں یہ بھی عرض کر دوں کہ بچہ دن رات میں بہت زیادہ نیند بھی نہیں کرتا، میں اسے بھلانے کی کوشش کرتی ہوں، اسے مشغول رکھنے کی بھی کوشش کرتی ہوں، مگر وہ بہت زیادہ سوتا نہیں ہے، میں نے لمبی تحریر لکھ دی ہے، معذرت کی خواستگار ہوں، اس بارے میں ازراہ کرم کچھ ارشاد فرمائیں۔ (منیرہ فرحان صالح)

جواب میں رب تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں اس بچے کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ اس کی حالت درست کر دے اور اسے اپنے ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا ذریعہ اور سامان بنائے، میری بہن! جو کچھ آپ نے لکھا اس سے ذرا گھبرانے اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ اس عمر میں طبعی طور پر بچے بہت سی اس طرح کی حرکتیں کرتے ہیں، اس میں بچہ اثر قبول کرتا ہے، نئی نئی چیزوں کی تلاش اور جستجو اس کو بے چین و بے قرار رکھتی ہے، وہ اس عمر میں کچھ نہ کچھ کر رہا ہوتا ہے، سیکھ رہا ہوتا ہے، اپنے تئیں تجربہ کر رہا ہوتا ہے۔

یہی عمر ہوتی ہے کہ والدین بچے کو اچھی عادات وصفات کا عادی بنائیں، اس کو ہنر سکھانے کی کوشش کریں، اسے علم سے آراستہ کرنے کی کوشش کریں، یہ بچے کے بڑھنے اور پڑھنے کی عمر ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ صبح وشام بچے کے لیے حفاظتی تدابیر اختیار کریں، حضرت نبی کریم ﷺ بچوں کے لیے پناہ مانگا کرتے تھے، اور بچوں کی حفاظت کا حکم دیا کرتے تھے، اور سورج غروب ہونے کے وقت بچوں کو گھر سے باہر نکلنے سے روکا کرتے تھے، کیونکہ یہی وہ وقت ہے جب شیاطین زمین پر پھیل رہے ہوتے ہیں۔

حفاظتی تدابیر اختیار کرنے سے بچے میں تسکین واطمینانی کیفیات پیدا ہوں گی، جہاں تک آپ کے بچے پر کسی چیز کے اثر کا معاملہ ہے تو یہ ایسی چیز ہے کہ اس عمر کے

بچوں کو ایسا ہو بھی سکتا ہے اور اگر کسی چیز نے اس میں کوئی عمل دخل نہ کیا ہو تو نظر کا لگنا تو حق ہے، بعض کے ہاں سات سال کی عمر کے بعد یہ چیز ہوتی رہتی ہے۔

حضرت یعلیٰ بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات تین بار دیکھی ہے، مجھ سے پہلے اور مجھ سے بعد میں کسی نے یہ بات نہیں دیکھی، میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھا، ہم ایک راستے سے گزر رہے تھے کہ وہاں ایک عورت اپنا بچہ لے کر بیٹھی ہوئی تھی، اس عورت نے کہا کہ یارسول اللہ! میرے اس بچے کو کسی مصیبت نے آلیا ہے، اور اس سے یہ تکلیف ہمیں پہنچی ہے، یہ دن میں کئی بار پکڑا جاتا ہے، مجھے معلوم نہیں کہ کتنی بار پکڑا جاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ مجھے پکڑاؤ، اس عورت نے بچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکڑایا، پھر اس عورت نے اپنے بچے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی سواری کے پالان کے درمیان کیا۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بچے کا منہ کھولا پھر تین بار اس میں پھونک ماری، اور یوں فرمایا اللہ کے نام کے ساتھ، میں اللہ کا بندہ ہوں، اے اللہ کے دشمن! دور ہو جا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ بچہ اس کی ماں کے حوالے کر دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ ہم اسی جگہ واپس آئیں گے تو ہمیں اطلاع کر دینا۔

راوی کہتے ہیں کہ ہم چلے گئے پھر واپس آئے تو ہم نے اس عورت کو اسی جگہ پر پایا، اس کے پاس تین بکریاں تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تیرے بچے کا کیا حال ہے؟ اس عورت نے کہا اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق دے کر بھیجا ہم نے اس وقت تک اس سے کوئی چیز محسوس نہیں کی، یہ بکریاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہیں، انہیں لے جائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اترو اور ان بکریوں میں سے ایک لے لو اور باقی واپس کر دو۔ (مسند احمد بن حنبل)

بعض اوقات بچے کو ایسی چیزوں کا سامنا ہوتا ہے جو انسانی ذہن میں نہیں ہوتی ہیں اور نہ ہی طبیعت میں ہوتی ہیں، وہ کسی چیز کے چھونے، مس کرنے یا عمل دخل کی وجہ سے نہیں ہوتی ہیں، بہت دفعہ بچے میں اس طرح کے مسائل ماں باپ کی طرف سے موروثی ہوتے ہیں، دونوں کی طرف سے یا دونوں میں سے کسی ایک کی طرف سے، والدین میں سے کسی کو کسی چیز کا اثر ہوتا ہے، یا نظر ہوتی ہے تو اس وجہ سے بچہ پر بھی ان چیزوں کا اثر ہوتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ بچے کی حفاظت کی طرف توجہ دی جائے، اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ نے جس جس طرح فرمایا اور راہنمائی فرمائی اس کے مطابق صبح و شام عمل کیا جائے، کچھ چیزیں میں عرض کرتا ہوں جن سے بچے کی حفاظت ہو گی۔

① سورہ فاتحہ ۷ بار۔ ② آیت الکرسی ۳ بار

③ آخری دو سورتیں ۳ بار پڑھ کر بچے پر پھونکی جائیں۔

④ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لاَمَّةٍ «بخاری» ۳ بار۔ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے دونوں بیٹوں اسماعیل اور اسحاق پر یہ کلمات پڑھا کرتے تھے، ہمارے پیارے نبی ﷺ اپنے نواسوں حسن و حسین پر یہی کلمات پڑھا کرتے تھے۔ ⑤ پھر احتیاطی تدابیر میں سے یہ ہے کہ بچوں کو سورج غروب کے وقت باہر سڑکوں پر نکلنے سے روکیں۔ ⑥ ایک حفاظتی تدبیر یہ ہے کہ آپ کے بچے میں اللہ تعالیٰ نے جو غیر معمولی صلاحیتیں اور خوبیاں رکھی ہیں ان کو زیادہ عام نہ کرو، لوگوں میں نہ پھیلاؤ، اس کے ساتھ یہ یقین بھی رکھو کہ اللہ کے امر اور اذن کے بغیر کوئی کسی کو کچھ نقصان نہیں دے سکتا۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک بہت ہی خوبصورت بچے کو دیکھا تو فرمایا کہ اس کی ٹھوڑی پر کالک (سیاہی) مل دو تا کہ اسے نظر نہ لگے۔





ایک مرتبہ ہمارے پیارے نبی ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سنت سکھا رہے تھے کہ پانی ہمیشہ دیکھ کر پینا چاہیے اور تین سانسوں میں پیو، اتفاق سے ایک یہودی بھی چھپ کر رسول اللہ ﷺ کی یہ باتیں سن رہا تھا ہمارے پیارے نبی ﷺ پر ہماری جانیں، ہمارا مال سب کچھ قربان، آپ ﷺ کے کلام میں تاثیر ہی ایسی تھی کہ مسلمان ہو یا غیر مسلم، آپ ﷺ کی تعلیمات سے متاثر ضرور ہوتے۔

رات کو سوتے سوتے اس یہودی کو جو ہمارے پیارے نبی ﷺ کی باتیں سن رہا تھا، پیاس لگی، بہت زور کی پیاس محسوس ہوئی، جب اس یہودی کو پیاس لگی تو وہ اپنی بیوی سے بولا کہ مجھے اچھی طرح دیکھ کر پانی پلاؤ۔ بیوی بولی: آپ کیسی باتیں کرتے ہیں، چراغ بجھا چکی ہوں، رات کا وقت ہے کیا دیکھ کے پانی پلاؤں؟ ایسے ہی پی لیجیے، پانی تو صاف ستھرا ہوتا ہے گھر کا ہمارے۔''

یہودی کو بڑا غصہ آیا، بیوی سے بولا کہ ''چراغ جلاؤ'' اور روشنی میں مجھے پانی دیکھ کر پلاؤ، بیوی بک جھک کرتی اٹھی، سمجھی کہ شوہر پاگل ہو گیا ہے۔

آخر یہودی خود اٹھا اور چراغ روشن کیا، چراغ کی روشنی میں اس کی بیوی نے دیکھا کہ اندھیرے میں وہ جو پانی اپنے شوہر کے پینے کے لیے لائی تھی اس میں ایک سیاہ بچھو (عقرب) تیر رہا ہے، یہودی بھی دیکھ کر حیران رہ گیا، اس پانی میں سیاہ بچھو تیر رہا تھا۔

بیوی کو اس نے تمام ماجرا کہہ سنایا کہ کس طرح اس نے چھپ کر رسول ﷺ کی باتیں سنی تھیں کہ ''پانی ہمیشہ دیکھ کر پینا چاہیے''۔

صبح کو وہ یہودی ہمارے پیارے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور رات کا واقعہ آپ ﷺ کو سنا دیا۔

آپ ﷺ نے تبسم فرمایا۔ یہودی بولا: ''اے اللہ کے رسول! جس مذہب کی احتیاط انسان کی جان بچا لے تو وہ مذہب خود پورے انسان کو دوزخ کی آگ سے کیوں کر نہ بچائے گا''۔

اتنا کہا اور وہ یہودی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ (جویریہ محمود حدوٹی)



شوال تین ہجری ہے، میدان جنگ گرم ہے، مجاہدین اور کفار کی فوج نے اپنے گھوڑوں کے قدموں اور اپنے قدموں سے میدان جنگ میں دھول اور گرد کا طوفان پیدا کیا ہوا ہے اور اس گرد کے طوفان میں نظر آ رہا ہے کہ میدان کے پیچھے احد کا پہاڑ اپنی شان و شوکت سے کھڑا ہے اور اس کے دامن میں مجاہدین و کفار ایک دوسرے پر حملے پر حملے کر رہے ہیں۔ تلواروں سے، تیروں سے، نیزوں سے اور پتھروں سے....

ایک طرف مسلمانوں کی تعداد صرف سات سو ہے تو دوسری طرف کفار کا لشکر تین ہزار لوگوں پر مشتمل ہے، جو ہر طرح کے اسلحوں، گھوڑوں اور اونٹوں کے ساتھ مقابلے کے لیے آئے تھے، جنگ کی اس گرمی میں جہاں حق و باطل ایک دوسرے پر بڑھ چڑھ کر حملے کر رہے ہیں وہیں چند مسلمان سپاہیوں کی مرہم پٹی اور پانی پلانے کی خدمات انجام دے رہی ہیں۔

مسلمانوں نے اس بہادری سے مقابلہ کیا کہ جنگ کی ابتداء ہی میں کفار کے سات بہادر جنگجو مارے گئے اور ایک یقینی فتح مسلمانوں کو نظر آنے لگی اور ایسے میں کفار میدان جنگ سے بھاگنے لگے، ان کے پیچھے ان کی خواتین جو کچھ دیر پہلے دف بجا بجا کر کفار کو مقابلے کے لیے ابھار رہی تھیں دف پھینک کر بھاگ رہی تھیں۔

مسلمانوں نے میدان میں موجود بقیہ کفار کو قیدی بنانا اور مال غنیمت جمع کرنا شروع کیا۔ ایسے میں ایک پہاڑی درہ جہاں سے کفار کے حملے کا خطرہ تھا۔ پیارے نبی ﷺ نے پچاس تیر اندازوں کو حفاظت کے لیے اس تاکید کے ساتھ مقرر کیا کہ جنگ کے حالات کچھ بھی ہوں جب تک انہیں مدد کے لیے یا مال غنیمت کے لیے بلایا نہ جائے وہ ہرگز اپنی جگہ سے نہ ہلیں۔ مگر ان تیر اندازوں نے جب میدان میں مسلمانوں کو مال غنیمت سمیٹتے دیکھا تو وہ بھی میدان کی طرف بھاگے اور اپنے کمانڈر کی بات کو بھول بیٹھے، اب اس پہاڑی درے پر کمانڈر سمیت صرف دس تیر انداز رہ گئے۔ کفار کا ایک دستہ جو بار بار درے کی طرف حملے کر رہا تھا اب جگہ خالی دیکھ کر درے کی طرف لپکا اور باآسانی ان دس لوگوں سے مقابلہ کرتے ہوئے میدان جنگ میں مسلمانوں پر پیچھے سے حملہ کیا۔

اس اچانک حملے سے مسلمان بدحواس ہو کر ادھر ادھر بکھرنے لگے، پیارے نبی ﷺ نے انہیں آواز سنائی نہیں دی اور کفار نے شور مچا دیا کہ محمد ﷺ شہید کر دیے گئے۔ اب مسلمانوں کے حوصلے اور بھی کم ہو گئے مگر چند اصحاب ایسے بھی تھے جو اب بھی بھرپور لڑائی کر رہے تھے، پیارے نبی ﷺ کی شہادت کی خبر سن کر بہت سے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بے تاب ہو کر پیارے نبی ﷺ کو تلاش کرنے لگے اور بالآخر خود جنگی ٹوپی کے اندر پیارے نبی ﷺ کی پرنور آنکھوں سے پہچان لیا اور یہ چند صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جو پیارے نبی ﷺ کی طرف لپکے اور کفار کی طرف سے پیارے نبی ﷺ کی طرف آنے والے تیروں اور تلواروں کے وار کو اپنے جسم پر روکنے لگے۔

ایسے میں پانی پلانے والی عورتوں میں سے ایک عورت نے یہ منظر دیکھا تو اپنا مشکیزہ پھینک کر پیارے نبی ﷺ کی طرف دوڑیں جہاں ان خاتون کا بیٹا پہلے ہی سے پیارے نبی ﷺ کے دفاع میں مصروف تھا۔

خاتون نے بھاگتے ہوئے ایک مشرک کی تلوار اور ڈھال جو وہ پھینک کر بھاگ رہا تھا اپنے ساتھ لے لیا اور کفار کے حملے روکنے کی کوشش کی۔ یہ خاتون ایک طرف تلوار سے بھی دشمنوں کے قریب آنے سے روکتیں تو دوسری طرف تیر سے بھی حملے کرتیں۔ اسی دوران خاتون کے بازو پر ایک مشرک کی تلوار سے گہرا زخم لگا۔

پیارے نبی ﷺ جو یہ تمام کارنامہ اپنی نظر سے دیکھ رہے تھے۔ فوراً ان کے بیٹے کو حکم دیا کہ اپنی ماں کو سنبھالو اور ان کی مرہم پٹی کرو۔ ساتھ ہی آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے خاندان والو! اللہ تم پر رحمت کرے، اے خاندان والو! اللہ تم پر رحم کرے۔ اور خود اپنی نگرانی میں ان کی مرہم پٹی کروائی اور ان خاتون کو کہا کہ آج تم نے بہت بہادری دکھائی جس پر خاتون نے کہا یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان میرے لیے دعا فرمائیے کہ جنت میں بھی آپ ﷺ کا ساتھ نصیب ہو۔ پیارے نبی ﷺ نے دعا کرائی۔ دعا سن کر خاتون کو بے حد خوشی ہوئی اور انہوں نے کہا کہ اب مجھے دنیا میں کسی مصیبت کی پروا نہیں۔ یہ بہادر خاتون جنہوں نے اپنی جان سے بڑھ کر پیارے نبی ﷺ کی ایسے نازک وقت میں حفاظت کی اور پیارے نبی ﷺ نے ان کی بہادری کی تعریف کی۔ حضرت ام عمارہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نام نسیبہ بنت کعب تھا لیکن اپنی کنیت ام عمارہ ہی سے مشہور ہوئیں ۔ (اسامہ محمود حدوٹی)

سلاد... ہر عمر کے افراد کے لئے یکساں مفید

سلاد ایسی ڈش ہے جسے مختلف سبزیوں کی مقررہ مقدار ڈال کر بنایا جاتا ہے۔ اس میں گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے، انڈے اور چیز ڈالنے سے اس کا ذائقہ مزید بڑھ جاتا ہے۔ سلاد کا ایک باؤل ایک مکمل کھانے کی طرح ہے۔ سلاد کھانا انتہائی صحت مند ہے اور ہر عمر کے افراد کے لیے یکساں مفید ہے۔ وہ لوگ جنہیں شوگر، ہائی بلڈ پریشر، دل کے امراض یا ہائی کولیسٹرول ہو انہیں ڈاکٹر خاص طور پر سلاد کھانے کا مشورہ دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں نوجوان بھی وزن مناسب اور چہرہ تروتازہ رکھنے کیلئے سلاد کا زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ مزیدار سلاد گھروں میں بھی بنائے جا سکتے ہیں۔ بھرپور سلاد کی چند تراکیب ملاحظہ فرمائیں۔

اجزاء۔ ایسپر اگس۔500 گرام۔ ہنٹر بیف۔6 درمیانے ٹکڑے
جھینگے پکے ہوئے۔12 عدد۔ کاہو۔ سلاد کے پتے ایک گٹھی
پالک کے پتے۔60 گرام۔ ڈریسنگ کے لئے:
زیتون کا تیل۔4 کھانے کے چمچ۔ سرکہ۔3 کھانے کے چمچ
لیمن جوس۔1 کھانے کے چمچ۔ پودینا پسا ہوا۔6 کھانے کے چمچ
نمک اور کالی مرچ۔ حسب ضرورت

ترکیب۔ سب سے پہلے ڈریسنگ بنائیں۔ تمام اجزاء کو ایک بلینڈر میں ڈال کر اچھی طرح مکس کر لیں اب اس مکسچر کو نکال کر ایک چھوٹے سے پیالے میں ڈال لیں۔ ایک برتن میں پانی کو اچھی طرح ابالیں۔ جب پانی اُبلنے لگے تو اس میں نمک اور ایسپر اگس ڈال کر چھ منٹ تک ابالیں۔ اس کے بعد ایسپر اگس کو نکال کر ٹھنڈے پانی سے دھو لیں اور خشک ہونے کے لئے ایک طرف رکھ دیں۔ چولہے کی آنچ درمیانی رکھیں اور اس کی گرل پر ہنٹر بیف کے دو ٹکڑوں کے درمیان جھینگا رکھ کر تین چار منٹ تک پکائیں یہاں تک کہ

ہنٹر بیف خستہ اور جھینگا گرم ہو جائے۔ سلاد کے پتوں کو چار پلیٹوں میں سجائیں۔اب پکے ہوئے جھینگے ایسپر اگھس میں ڈالیں اور انہیں تیار کی گئی ڈریسنگ میں ڈال کر آہستہ آہستہ ملائیں پھر اس مکسچر کو سلاد کے پتوں پر ڈال کر کھائیں۔

ہنی مسٹرڈ نگٹس سلاد

اجزاء۔ نگٹس۔200 گرام۔۔۔۔ سلاد پتہ۔1 کپ۔۔۔ چیری ٹماٹر۔1 کپ
کٹے، بھنے بادام۔آدھا کپ۔ بند گوبھی۔1 کپ۔ ہنی مسٹرڈ ڈریسنگ۔1 چوتھائی کپ
پیاز۔آدھا کپ۔کھیرا۔1 کپ۔گاجر۔1 کپ۔مکئی کے دانے (سویٹ کارنز)۔1 کپ

ہنی مسٹرڈ ڈریسنگ اجزاء

سیب کا سرکہ۔2 کھانے کا چمچ۔۔ شہد۔2 کھانے کے چمچ۔۔ مسٹرڈ۔1 چائے کا چمچ
لہسن کے جوئے۔2۔ نمک۔1 چوتھائی چائے کا چمچ۔کالی مرچ۔1 چوتھائی چائے کا چمچ
زیتون کا تیل۔4-3 کھانے کے چمچ

ہنی مسٹرڈ ڈریسنگ تیاری

ایک باؤل میں سیب کا سرکہ، شہد، مسٹرڈ پیسٹ، لہسن، نمک اور کالی مرچ ڈال کر اچھی طرح مکس کریں۔اور مسلسل ہلاتے ہوئے زیتون کا تیل ڈالیں۔اس ڈریسنگ کو آپ 1-2 ہفتہ تک استعمال کر سکتے ہیں (ہوا بند جار میں ڈال کر فریج میں رکھیں

ترکیب۔ سب سے پہلے نگٹس فرائی کریں اور ایک نگٹ کو تین حصوں میں کاٹ لیں۔ایک باؤل میں سلاد پتہ، چیری ٹماٹر، کٹے، بھنے بادام، کھیرا، گاجر، مکئی کے دانے (سویٹ کارنز) اور بند گوبھی ڈال لیں۔اب اس میں تیار کی ہوئی ہنی مسٹرڈ ڈریسنگ ڈال کر اچھی طرح مکس کر لیں۔اب اس پر نگٹس ڈال کر ہلکا سا مکس کریں اور سرو کر دیں۔



طب وصحت

کولیسٹرول کم کرنے کے طریقے

ہم اپنے طرز زندگی میں تھوڑی سی تبدیلیاں لا کر کولیسٹرول کو کافی حد تک کم کر سکتے ہیں ۔ چند تجاویز ذیل میں درج کی جارہی ہیں، جن کی مدد سے آپ اپنا کولیسٹرول درست اور دل کی صحت بہتر کر سکتے ہیں۔

صحت مند فیٹس بمقابلہ بُرے فیٹس: تمام فیٹس برے نہیں ہوتے بلکہ ہمارے جسم کو فیٹس کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ اپنا نظام چلا سکے، خاص طور پر ہارمونل نظام کو اچھے فیٹس کو unsaturated فیٹس کہتے ہیں ۔یہ دل کے لیے مفید ہوتے ہیں اور کولیسٹرول کی سطح کو بہتر کرتے ہیں ۔صحت مند خوراک کے لیے آپ کو ایسا کھانا لینا چاہیے جس میں saturated فیٹس کی نسبت unsaturated فیٹس زیادہ ہوں مثلاً ہر قسم کے میوہ جات، ایواکاڈو، سبزیاں، سرسوں، زیتون، سورج مکھی، مکئی کا تیل اور مچھلی کا تیل جیسا کہ سامن اور براؤٹ۔ اصول ہے کہ ہمیں اپنی روزمرہ کیلوریز کا 7 فیصد سے کم حصہ saturated فیٹس سے لینا چاہیے جبکہ باقی حصہ unsaturated سے تاکہ ہم خود صحت مند رہیں اور lipid کی سطح بھی ٹھیک رہے۔

ورزش کریں: بہت سے لوگ ورزش سے بھاگتے ہیں، مگر سچ تو یہی ہے کہ اپنی صحت کو برقرار رکھنے، خاص طور پر کولیسٹرول کی سطح کو نارمل رکھنے کے لیے ورزش بہت ضروری ہے۔ تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ وہ لوگ جو زیادہ ورزش کرتے ہیں، ان کا گڈ کولیسٹرول زیادہ ہوتا ہے، بہ نسبت ان لوگوں کے جو ورزش نہیں کرتے۔ (حافظ عثمان ریاست)

خوابوں کی تعبیر



آئینہ عکس ہوتا ہے اس لیے اس کی تعبیر اسی اعتبار سے ہو گی۔ خواب میں آئینہ دیکھنے کی تعبیر اچھی ہوتی ہے۔ آئینہ سے مراد بلند مرتبہ، عزت، اولاد اور دوست ہوتا ہے۔ مختلف حالتوں میں ان میں سے مختلف تعبیر ہو گی۔

ہاں! چاندی کا شیشہ اہل تعبیر کے ہاں برا خیال کیا جاتا ہے۔ خصوصاً مردوں کے لیے۔ علامہ کرمانی فرماتے ہیں کہ ایک شادی شدہ مرد خواب میں لوہے کا آئینہ دیکھے تو اگر اس کی بیوی حمل سے ہے تو لڑکا پیدا ہو گا جو باپ کے مشابہ ہو گا اور اگر بیوی دیکھے تو لڑکی پیدا ہو گی جو اس کے مشابہ ہو گی۔ لیکن اگر بیوی حمل سے نہ ہو تو طلاق ہو گی اور دونوں کی دوسری جگہ شادی ہو گی۔ اگر لڑکا خواب میں آئینہ دیکھے تو اس کا دوسرا بھائی پیدا ہو گا اور اگر لڑکی دیکھے تو اس کی دوسری بہن پیدا ہو گی۔ بالغ لڑکی دیکھے تو اچھی جگہ شادی ہو گی۔ غریب مرد دیکھے تو اچھی عورت سے شادی ہو گی۔

خواب میں آواز سننا

آواز: علامہ کرمانی فرماتے ہیں کہ مردوں کے لیے بلند آواز مرتبہ اور نام وشہرت کی دلیل ہے جبکہ باآواز عورتوں کے لیے برا ہے۔

علامہ ابن سیرین فرماتے ہیں کہ خواب میں اپنی آواز کمزور دیکھنا اپنا نام و مرتبہ کم ہونے کی دلیل ہے۔ یہ تعبیریں محاورے کے اعتبار سے ہیں۔ (مفتی انس عبدالرحیم، صفہ اسلامک)

عمیر بن سعد انصاری

حافظ خلیل الرحمان راشدی

حضرت عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی تھے، قبیلہ اوس سے تعلق تھا، ملک شام میں باز نطینی حکومت کے ساتھ قریباً سب لڑائیوں میں شریک رہے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں انہیں حمص کا گورنر مقرر فرمایا، آپ اس قدر عابد وزاہد تھے کہ ان کی عبادت وریاضت اور ان کا زہد و تقویٰ حد کرامت کو پہنچا ہوا تھا۔

جن دنوں حضرت عمیر رضی اللہ عنہ حمص کے گورنر تھے ان دنوں ان کے پاس عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ایک خط پہنچا، جس میں لکھا تھا کہ اے عمیر! ہم نے تم کو ایک عہدہ سپرد کر کے حمص بھیجا تھا مگر کچھ پتہ نہیں کہ تم اپنا یہ عہدہ خوش اسلوبی سے چلا رہے ہو کہ نہیں؟ لہذا جس وقت میرا یہ خط تمہارے پاس پہنچے فوراً جس قدر مال غنیمت تمہارے بیت المال میں جمع ہے، سب کو اونٹوں پر لدوا کر اپنے ساتھ لے کر مدینہ طیبہ میرے سامنے حاضر ہو۔ (کنزالعمال)

دربار خلافت کا یہ فرمان پڑھ کر اسی وقت کھڑے ہوگئے اور اپنی لاٹھی میں اپنی چھوٹی سی پانی کی مشک اور خوراک کی تھیلی اور ایک بڑا سا پیالہ لٹکا کر لاٹھی کاندھے پر رکھی اور ملک شام سے پیدل مدینہ طیبہ کے لیے روانہ ہوگئے، جب دربار خلافت میں پہنچے تو امیر المومنین ان کی خستہ حالی دیکھ کر انگشت بدنداں رہ گئے، فرمایا

کیوں اے عمیر! تمہارا حال اتنا خراب کیوں ہے؟ کیا تم بیمار ہوگئے تھے؟ یا تمہارا شہر بدترین شہر ہے؟ یا تم نے مجھے دھوکہ دینے کے لیے ڈھونگ رچایا ہے؟ امیر المومنین کے ان سوالوں کو سن کر سیدنا عمیر نے نہایت متانت اور سنجیدگی سے جواب دیا، امیر المومنین! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسلمانوں کے پوشیدہ حالات کی جاسوسی سے منع نہیں فرمایا؟ (جاری ہے)